

Woh ek Junoon Tha Novel by Shamila Mughal

Posted on Kitab Nagri



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

# شما ملہ مغل

قسط نمبر: 1

”محبت کرتا ہوں تم سے اور تمہیں کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا“----- وہ اس کے جڑے ہاتھوں کو تھامتا ہوا بولا تھا۔

”پر میں تم سے محبت نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔ ڈر لگتا ہے مجھے تم سے اور تمہاری محبت سے“۔۔۔۔۔۔ اس نے اس شخص کی گرفت سے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

\*\*\*\*\*

وہ کلاس میں بیٹھی پنسل منہ میں دبائے سر کا لیکچر سننے میں مصروف تھی جب کسی نے آکر دروازے پہ دستک دی۔



Posted on Kitab Nagri

”سرے آئی کم ان“----- آنے والے کی نظر سیدھی اس پہ پڑی تھی جو فرسٹ کرسی پہ دروازہ کھٹکنے کے شور پہ پل بھر کیلئے اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

”یس-----“----- سر نے ہاں بولنے کے ساتھ ہاتھ اسے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا تھا۔

آنے والا شخص اس کے پہلو سے گزرتا ہوا آخری سیٹ پہ پرجمان ہوا تھا۔ لیکچر ختم ہوتے ہی فرحان اس کے سر ہو لیا تھا۔

”اے ابھی ابھی نہ دس دن بھی نہیں ہوئے کلاسز شروع ہوئے اور تم نواب ایک ہفتے بعد آرہے ہو“----- وہ ہاتھ باندھے اس کے سر پہ کھڑا اسے گھور رہا تھا۔

زوفنون نے پل بھر کو اس کی طرف دیکھا تھا لیکن دوسرے ہی پل وہ پھر سے اپنی کتاب کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

”اوبھائی تجھ سے بات کر رہا ہوں“----- فرحان اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے بولا تھا۔

”یار تم کچھ دیر خاموش نہیں رہ سکتے----- بندہ پریشان بھی ہوتا ہے“----- زوفنون نے جھوٹ موٹ کا غصہ دکھایا تھا اسے۔

”اتنے تم پریشان----- اوبھائی تمہیں پتہ ہے کتنا سلیبس کو کروادیا ہے سر نے----- وہ اس کی کتاب اس کے ہاتھ سے کھینچ چکا تھا۔



Posted on Kitab Nagri

”یار۔۔۔۔۔ کتاب تو واپس کر دو۔۔۔۔۔ اسنے فرحان سے کتاب چھیننے کی ناکام کوشش کی تھی کیونکہ وہ اسکے پکڑنے سے پہلے ہی اسے ہوا میں اچھال دیتا تھا۔

”ایک شرط پہ دوں گا۔۔۔۔۔ مجھے لنچ کروانا پڑے گا۔۔۔۔۔ منظور ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔“ فرحان نے موقعے کا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ زوفنون نے ثبات میں سر ہلایا تب فرحان نے اسے کتاب واپس کی۔ جس پر زوفنون نے شکر کا سانس لیا۔

\*\*\*\*\*

وہ جب یونیورسٹی سے واپس آئی تو سلام کرنے کے بعد سیدھے ہی سیڑھیاں چڑھنے کو تیار تھی جب ماں جان کی آواز نے قدموں کو جکڑا تھا۔

”مسفرہ۔۔۔۔۔ بیٹے ادھر آؤ۔۔۔۔۔ وہ اتنی تھکی ہوئی تھی کہ ادھر جاننا دشوار معلوم ہوا تھا پر وہ اپنی تھکن کو ایک طرف رکھتے ہوئے بھاری بھاری قدم اٹھاتی ہوئی گئی تھی۔

”جی ماں جان۔۔۔۔۔“ وہ شاید ماں جان کو کچھ کہنے والی تھی مگر صوفے پہ بیٹھی آنٹی کو دیکھ کر وہ خاموشی ہو گئی تھی اور ادب سے سلام کرنے کے بعد آنٹی کے اشارے پہ انکے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

”جب میں پچھلی بار آئی تھی تب بامشکل ہی میری کہنی تک آرہی تھی۔۔۔۔۔ اور اب دیکھو ماشاء اللہ سے کتنی بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ اوپر والا نظر بد سے بچائے۔۔۔۔۔ وہ اسکے سر پہ پیار دیتے ہوئے بولی تھیں۔



Posted on Kitab Nagri

”میں بی۔ ایس کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ اور میرا آخری سمسٹر ہے۔۔۔۔۔ ماں جان میں اپنے کمرے میں جاؤں۔۔۔۔۔ بہت تھک گئی ہوں“۔۔۔۔۔ جب ماں جان کی طرف سے بلاوانہ آیا تو اسے خود ہی تگ و دو کرنی پڑی۔

”ہاں جاؤ۔۔۔۔۔ پر سونے سے پہلے کھانا ضرور کھا لینا“۔۔۔۔۔ وہ وہاں سے ایسے بھاگی تھی جیسے جیل سے قیدی بھاگتا ہے۔ پیچھے سے زبیدہ نے اسے کھانا کھا کر سونے کی تاکید کی پھر سے کی تھی۔ جس پر اس نے اونچی آواز میں ”کھالوں گی“ کا جواب دیا تھا۔ پر اسے کھانے کا ہوش کہاں تھا۔ کمرے میں آتے ہی اس نے بیگ ایک طرف صوفے پہ پھینکا۔ جوتے بھی ایسے اتارے کہ وہ ہوا میں اچھلتے ہوئے زمین بوس ہوئے تھے اور خود دھڑام سے بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹ کر چادر تان کر سو گئی۔

\*\*\*\*\*

وہ باغ میں ٹہل رہی تھی۔ لال کلر کے فراک اور کھلے بال اور اوپر سے اسکی وہ نیلی آنکھیں جو اسکے بھورے بالوں کے ساتھ ہمیشہ پرفیکٹ لگتی تھیں آج اسکی خوشی میں وہ خود بھی مسکرا رہی تھیں۔ اسکے ننگے پاؤں جیسے جیسے شبنم کے قطروں سے نم گیلی گھاس پر پڑتے تھے اسکے وجود میں سکون اندر تک سرایت کر تا جا رہا تھا۔ اچانک صبح کے اس نیلے گگن کو کالے بادلوں کی نظر لگی تھی اور ان بادلوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ کچھ سیکنڈ لگے تھے کہ سارا آسمان کالا ہو گیا تھا اور بادلوں کی شوردار اونچی گرجنے والی آوازوں اسکی سماعتوں کو چیرنے لگی تھیں۔ وہ چیخنے لگی تھی اور اپنی نظروں کو اد گرد کوئی جائے پناہ کی تلاش میں گھمار ہی تھی۔ اچانک



Posted on Kitab Nagri

اسے ایک درخت نظر آیا جو اسے بہت جانا پہچانا سا لگا۔ جیسے ہی اسنے اس درخت کی طرف اپنے قدم بڑھانے شروع کیے وہ اسکی طرف خود بخود کھجپتی چلی گئی تھی۔

جیسے ہی وہ اسکے تھوڑا سا قریب پہنچی کسی کی بہت ہی مسحور کن آواز نے اسے اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا۔

”مسفرہ۔۔۔۔۔۔ مسفرہ۔۔۔۔۔۔ مسفرہ ڈرو نہیں میرے پاس آ جاو۔۔۔۔۔۔ میں یہیں ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔۔ میرے پاس آ جاو مسفرہ“۔۔۔۔۔۔ وہ بھاگ کر اس درخت کے نیچے جا پہنچی۔ وہ ابھی پہنچی ہی تھی جب اسے وہ آواز پھر سے سنائی دی تھی۔

”مسفرہ۔۔۔۔۔۔ مسفرہ“۔۔۔۔۔۔ وہ آواز تو اسکے کانوں سے ٹکرار ہی تھی پر اسے کوئی دور دور تک بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ اور بھی ڈر گئی تھی۔

”کون ہو تم؟۔۔۔۔۔۔ سامنے کیوں نہیں آتے؟۔۔۔۔۔۔ کیوں مجھے آوازیں دے رہے ہو؟“۔۔۔۔۔۔ وہ مارے خوف کے چلانے لگی تھی۔

”میں یہیں ہوں مسفرہ۔۔۔۔۔۔ تمہارے بہت پاس“۔۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی کسی نے اسکے کندھے کو تھاما تھا۔ خوف نے اسکے پورے وجود کو جکڑ لیا تھا۔ وہ ہلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر بے سود۔ بہت تگ و دو کے بعد جب اسنے پلٹ کر اسے دیکھنے کی کوشش کی تو اسکی آواز اسکے حلق میں ہی کہیں گم ہو گئی۔ وہ صرف ایک کالا سایہ تھا صرف کالا سایہ۔

\*\*\*\*\*

وہ چیختے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی اور اٹھنے کے بعد بھی چیخ رہی تھی۔ اسکا شور سن کر ماں جان اور اسکے بابا جان پریشان حال دوڑتے ہوئے آئے تھے۔ چاچو اور اسکی چچی بھی اپنا دو سال کا بیٹا اٹھائے اسکے کمرے میں آ گئے تھے۔ بس نہیں تھا تو اسکا کاچھوٹا بھائی موسیٰ جو ابھی بھی گہری نیند سو رہا تھا۔

”مسفرہ میری جان کیا ہوا ہے؟“-----ماں جان نے آتے ہی اسے گلے سے لگا لیا تھا۔

”ما۔۔۔۔۔س۔۔۔۔۔ماں۔۔۔۔۔ج۔ج۔۔۔جان۔۔۔۔۔مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے“ وہ مسلسل کانپ رہی تھی۔

”ہوا کیا ہے مسفرہ؟“۔۔۔۔۔ وہ مضطرب سی ارشد صاحب کی طرف دیکھنے لگیں۔

”کیا ہو امیری بیٹی کو ہاں؟“۔۔۔۔۔ وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے گویا ہوئے تھے۔

”باباجان میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے۔۔۔۔۔ وہ مجھے لے جائے گا۔۔۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ مجھے لینے آیا ہے“۔۔۔۔۔ وہ بات کرتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

”ارے۔۔۔۔۔ بیٹا ہم لوگ تو ڈر ہی گئے تھے کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ لو خواب دیکھ کر ڈر گئی ہماری بیٹی زبیدہ“۔۔۔۔۔ اوپر سے تو وہ اسکی بات پر ہنس دیے تھے مگر اصل میں وہ اندر سے ڈر گئے تھے کہیں وہی تو نہیں ہونے والا جو اتنے سالوں پہلے وہ ماضی میں دفن کر چکے تھے۔ مگر اسکے لفظ آج بھی انکے دماغوں میں نقش تھے۔

Posted on Kitab Nagri

”بیٹا کچھ نہیں ہوا ہے۔۔۔۔۔ تم نے ضرور کوئی ڈراونی مووی دیکھ لی ہو گی سونے سے پہلے۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی بیٹا ایسے خواب شیطانی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ آپ ڈرو نہیں سو جاو آیت الکرسی پڑھ کے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ اس کے چاچو نے اسے حوصلہ دیا تھا۔

”ماں جان۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ بہت ڈراونا لگا تھا مجھے۔۔۔۔۔ وہ بس ایک کالا سایہ تھا۔۔۔۔۔ اس کا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا نہ آنکھیں نہ چہرہ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ ماں جان آپ میرے ساتھ سو جائے پلیز۔۔۔۔۔ وہ ان کے ساتھ چمٹے جا رہی تھی۔

”سو جائیں سو جائیں بھابھی۔۔۔۔۔ ورنہ کہیں مسفرہ میڈم کا دم ہی نہ نکل جائے اس بھوت یا جن کے بارے میں سوچ سوچ کے۔۔۔۔۔ اظہر یعنی اس کے چاچو نے اس کے سر پہ ایک چپت لگائی تھی۔ دونوں کا آپس میں بہت مزاق تھا۔ دونوں کی عمروں میں صرف پانچ سال کا فرق تھا۔ دونوں چاچا بھتیجی کم اور دوست زیادہ تھے۔

”ماں جان آپ دیکھ رہی ہیں کیسے میرا مذاق اڑا رہے ہیں چاچو۔۔۔۔۔ مسفرہ نے اسے خاصا گھورا تھا کیونکہ اس کا ڈرا ب کچھ کم ہو گیا تھا۔

”لیں بھابھی آپ کی کڑی ٹھیک ہو گئی۔۔۔۔۔ چلیں اب ہم بھی چلتے ہیں سونے۔۔۔۔۔ جاتے ہوئے بھی وہ اس کی چٹیا کھینچنے سے باز نہیں آیا تھا۔ سب اپنے کمروں میں جا کر سو گئے۔ مسفرہ بھی ماں جان سے لگی سو گئی پر ماں جان ایک سیکنڈ کیلئے بھی نہ سو سکیں۔

\*\*\*\*\*



Posted on Kitab Nagri

صبح سب کو ناشتہ کروانے کے بعد جب ماں جان اوپر چھت پر سے سوکھے ہوئے کپڑے لیے کمرے میں آئیں تو دیکھا کہ ارشد صاحب بیڈ کی ڈھوسے ٹیک لگائے لیٹنے کے انداز میں اخبار پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کپڑے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر رکھے اور انکے پیروں کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔

”آپکو کیا لگتا ہے ارشد کہ مسفرہ نے جورات کو خواب میں دیکھا ہے کیا یہ کسی آنے والے طوفان کی کوئی نشانی تھی یا پھر کوئی پشین گوئی۔۔۔۔۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔“ انکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے تھے۔

”تم کیوں ڈرتی ہو زبیدہ۔۔۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے اور نہ ہی ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ وہ جو تھا وہ ماضی تھا۔۔۔۔۔ جو بارہ سال پہلے دفن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ اب ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ سیدھے ہو بیٹھے تھے۔

”اگر وہ واپس آ گیا تو۔۔۔۔۔ آپ نے اس کے الفاظ نہیں سنے تھے۔۔۔۔۔ وہ وہی الفاظ تھے جو اس نے جاتے ہوئے بولے تھے۔۔۔۔۔ وہ مضطرب سی ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔“  
www.kitabnagri.com  
”وہ ہماری بیٹی کو لے جائے گا ارشد۔۔۔۔۔ وہ رونے لگی تھیں۔

”تمہیں کیا ہو گیا ہے زبیدہ۔۔۔۔۔ یہ صرف تمہارا وہم ہے۔۔۔۔۔ کوئی ہماری بیٹی کو ہم سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اس لئے پریشان مت ہو تم۔۔۔۔۔ اوپر والا سب اچھا کر گا۔۔۔۔۔ انہوں تسلی دی تھی انہیں۔







”ماں جان۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے؟۔۔۔۔۔ آپ روکیوں رہی ہیں؟“۔۔۔۔۔ انہیں روتا دیکھ اسکے چہرے پہ پریشانی کے اثرات نمودار ہوئے تھے۔

”ہاں بتائیں۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے آپ کیوں اتنا رو رہی ہیں؟“۔۔۔۔۔ اب اسے حیرت ہونے لگی تھی کیونکہ آج سے پہلے اس نے انہیں کبھی ایسے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

”او میرے خدا یا۔۔۔۔۔۔ کب ہو ایہ ماں جان“۔۔۔۔۔۔ اسے جھٹکا لگا تھا یہ خبر سن کر۔

”ہیں۔۔۔۔۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت سے اپنے چہرے پر سے آنسوؤں کو صاف کیا تھا۔

”بھی۔۔۔۔۔ اسنے اپنا سراپے ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔

Posted on Kitab Nagri

”انہیں بھی اطلاع کر دی ہے تمہارے ابو نے“----- بات کرتے ہوئے وہ پھر سے رونے لگی تھیں۔  
اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ انہیں دکھ تھا انکی موت کا پر آنسوؤں کے بار بار نکلنے کی وجہ وہ ڈر تھا جو انکے  
اندر گھر کر گیا تھا۔

\*\*\*\*\*

جاری ہے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com) آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Woh ek Junoon Tha Novel by Shamila Mughal

---

Posted on Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

